سوال

کیا بغیر داڑھی والا شخص امامت کروا سکتا ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی داڑھی پوری رکھی ہوئی تھی اور آپ نے بہت سی احادیث میں داڑھی بڑھانے کا حکم بھی دیا ہے ۔

داڑھی کو بڑھانے کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درج ذیل احادیث آتی ہیں :

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اُنْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى (صحيح البخاري، اللباس : 5893، صحيح مسلم، الطهارة : 259)

مونچھیں پست کراؤ اور داڑھی خوب بڑھاؤ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ : وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ (صحيح البخاري، اللباس : 5892)

تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى (صحيح مسلم، الطهارة : 259).

تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے مونچھیں کتراؤ اور داڑھی مکمل چھوڑ دو۔

دیگر بہت سی احادیث اسی معنی میں آتی ہیں جس میں داڑھی کو مکمل طور چھوڑ دینے اور معاف کر دینے کا حکم دیا گیا ہے ، اس لیے ایک مسلمان پر داڑھی کو مکمل رکھنا واجب ہے ، اور کسی بھی طرح سے کترانا جائز نہیں ہے ۔

نماز میں امامت کا حق دار کون ہے ؟

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وفی روایۃ فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا (صحيح مسلم،

المساجد ومواضع الصلاة: 673).

لوگوں کوامامت وہ کروائے گا جوان میں سے زیادہ قرآن کا حافظ ہوگا، اگر تمام لوگ قرآن مجید کے حفظ میں برابر ہوں، توجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ سنت رسول کے علم میں برابر ہوں، توجس نے پہلے ہجرت کی ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ ہجرت میں بھی برابر ہوں، توجس نے پہلے اسلام قبول کیا ہو (اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اورایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: کہ جو عمر میں بڑا ہو۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے امامت کرواتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امامت سے روک دیا اورفرمایا:

إنّک آذیتَ اللہَ ورسولَہ (سنن أبي داود، الصلاة: 481) (صحیح).

تونے اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوتکلیف پہنچائی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ جو شخص قرآن کا زیادہ حافظ ہو، اس کی آواز خوبصورت ہو، قواعد تجوید سے آگاہ ہو، سنت رسول اورخاص طورپر نماز کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ جانتا ہو، متقی، پرہیزگار ہو، وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

اس لیے مسجد میں مستقل امام اسی شخص کو بنانا چاہیے جس نے پوری داڑھی رکھی ہو لیکن اگر کسی وقت نماز باجماعت کے لیے کوئی باریش اورنماز کے مسائل سے آگاہی رکھنے والے شخص موجود نہ ہو تو بغیر داڑھی والا بھی امامت کرواسکتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد